عامر منظر؛ راہ عدَم کا ایک مسافر

ابو حماد فریدی

15/02/2024

درد منت کش دوا نہ ہوا.... میں نہ اچھا ہوا، برا نہ ہوا

عامر،... فون آیا کہ تمہارا انتقال ہو گیا، پہلے تو یقین ہی نہیں آیا، موت تو سب کو آنی ہے یہ یقینی ہے، مگر دم اول تمہاری موت کی خبر سے چونک گیا، سکتے میں پڑ گیا، زبان سے کچھ بولا نہیں جاسکا، مگر دوسری طرف فون پر رونے کی سسکیوں اور آہ وبکاہ سے یقین ہو گیا کہ سچ میں تم ہم سب کو چھوڑ کو اس فانی دنیا سے سفر آخرت کے لیے نکل گئے ہو، پھر کیا تھا، تمہارے انتقال کی خبر آناً فاناً ہر سو پھیل گئی، گھر میں چاروں طرف رونے دھونے اور آہوں سے صف تم بچھ گئی، کون ہے جس کی آنکھوں میں آنسوں نہیں، ماں باپ، بھائی بہنوں کو تو ہوش نہیں رہا، دوست احباب اور رشتہ داراں کی آنکھیں بھی اشکبار ہو گئیں،...

دیکھونا...، تمہارے انتقال کے کتنے دن گذرے گئے، مگر ماں باپ، بھائیوں اور بہنوں سے ابھی تک ضبط آہ وزاری نہیں ہو سکا ہے... ہر وقت تمہارے کھوئے جانے کے غم میں نڈھال ہیں،... خدا ان سب کو صبر دے...۔

وقت وقت کی بات ہے کہ کبھی آنسوؤں کی قیمت نہیں ہوتی، مطلب تمہارے جانے پر کتنا بھی رولیں تم اب واپس نہیں آوگے... جب تک تم زندہ رہے تو سب یہ کہہ کر صبر کرتے رہے کہ ایک دن تم صحیح ہو جاوگے تو ٹھیک سے بات کروگے، بات مانوگے، بات سنوگے، کچھ کام کر کے دکھاوگے، دینی و دنیاوی زندگی میں کامیاب ہو کر ماں باپ کا سہارا بنوگے، مگر تمہارے اچانک چلے جانے پر یہ صبر کرنا مشکل تر ہو رہا ہے کہ سب نے کیا سوچا تھا اور کیا ہو گیا... خواب وخیالات کا جو محل سجایا تھا ایک دم سے ٹوٹ گیا...، کاش تم کچھ اور حیات پاتے.....

رہنے کو سدا دہر میں آتا نہیں کوئی... تم جیسے گئے ایسے بھی جاتا نہیں کوئی

کتنے افسوس کی بات ہے کہ تمہارے رہتے نہ وہ خوشی دیکھی جو چاہتا تھا، اور اب تمہارے جانے کے بعد تو فصل بہار کی امید ہی ناپید ہو گئی۔

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی... اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

ہم جانتے ہیں کہ تم ذہین تھے، ہوشیار تھے، سمجھدار تھے، ملنسار بھی کم نہیں تھے، ہر کام اپنی پسند سے کرتے تھے، یہ بھی سچ ہے کہ تم ہنس مکھ بھی تھے، اچھا پڑھتے تھے، اور یونہی ہنسی خوشی کے ساتھ وقت اپنے رفتار سے گذر رہا تھا، مگر نہ جانے تم نے کہاں سے کھیل کا بھوت دماغ میں بٹھا لیا، اور پھر ہر چیز سے دل اچاٹ کر لیا، اور یوں دھیرے دھیرے گوشہ نشینی میں چلے گئے، سب سے دور رہنے لگے اور، بالا آخر ہمیشہ کے لیے وہاں چلے گئے جہاں ایک دن سب کو جانا ہے۔

ایسا بھی نہیں ہے کہ تم پر دھیان نہیں دیا گیا، ہر طرح سے تمہارا خیال رکھا گیا، تمہاری ہر مرضی کی چیز پر توجہ دی گئی، تم نے جو کہا وہ کیا گیا،... مگر تم تھے کہ تم کو کسی کی پرواہ ہی نہیں... "ابھی لڑکپن ہے"... کہہ کر در گذر کر دیا جاتا تھا...،

اور پھر... گذرتے وقت کے ساتھ ساتھ ڈپریشن نے تم کو جکڑ لیا...، تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ تمہارا علاج نہیں کیا گیا، یا تمہارے علاج میں کوئی کمی یا کوتاہی کی گئی...، دیوبند، مظفر نگر، دہلی اپولو، پورنیہ، کشن گنج لائنس کلب، اور پھر کلکتہ برہم پوری...

کیا تمہیں یاد نہیں کہ کتنی مشقت و پریشانی اٹھا کر اور تمہاری خوشامد کر کے تم کو ڈاکٹر کے پاس لے جاتے تھے سب؟... تمہیں یاد ہو کہ نہ ہو..... مجھے تو یاد ہے.....۔ شکایت نہیں کر رہا ہوں، ہاں، شکوہ ضرور ہے کہ کاش... تم اپنے علاج و دوائی پر دھیان دیتے تھے جیسا سب چاہتے تھے تو شاید اچھے ہو جاتے.....اور شاید آج کوئی اور دن ہوتا، کچھ بہتر ارادے ہوتے اور سب شاداں و فرحاں ہوتے،.... مگر.....

زندگی ہے اپنے قبضے میں نہ اپنے بس میں موت... آدمی مجبور ہے اور کس قدر مجبور ہے

عامر......، تم کیسے آدمی ہو کہ نہ پاس رہ کر تم نے سکون و قرار دیا اور نہ جانے کے بعد دے رہے ہو.... تمہاری زندگی نے بھی رنج و الم میں ڈالے رکھی تھی، اور اب تمہارا یہ سفر آخرت بھی دامن صبر کو تار تار کر رہا ہے...، کیا یہ سچ نہیں کہ... تم نے ہمیشہ ہم سب کو بڑا صبر پر رکھا؟.... مگر .... آہ و درد.... کا کوئی ایسا پیمانہ نہیں کہ تم کو دکھا سکوں کہ... تمہاری اس مرگ ناگہاں سے کس قدر دل افسردہ ہے اور سب کتنے مغموم ہیں.....۔ ...یقین جانو.... یہ صبر و ضبط مثل کوہ گراں ہے....

...وہ صبر و سکوں وہ ضبط فغاں اے دیدۂ تر ہم کھو بیٹھے...

ہر دل سے دعا ہے کہ اللہ تم پر رحم فرمائے، تمہاری مغفرت فرمائے، اور تم اپنی تربت میں سوئے رہو دلہن کی طرح قیامت تک۔

عامر......، امید اور صبر کی یہ دولت ہی تو ہے کہ انسان زندہ رہتا ہے، اللہ یہ دولت سب کو دے، مجھے بھی دے۔ تمہارے جانے کا غم کتنا ہے؟ تم.... کیا جانو؟...... سچ سنو گے؟...... تم تو.... منہ چھپائے خاموش ہو کر چلے گئے، مگر تمہاری یادیں ہیں جو دل و دماغ میں پلٹتے اوراق کی طرح کھل کر آنکھوں کو آنسوؤں سے ڈبا جاتی ہیں۔...... سچ کہا ہے کسی نے؛

وہ عکس بن کر میری چشم تر میں رہتا ہے......... عجیب شخص ہے پانی کے گھر میں رہتا ہے

تمہارے جانے کے بعد یہ احساس ہوتا ہے کہ تمہاری موت سے تو تمہاری حیات ہی بہتر تھی کہ تم جیسے بھی تھے، جس حال میں تھے......، کم سے کم پاس تو تھے، موجود تو تھے،.... مگر.... اب تمہارے خیالات کے سائے میں رہ کر جینا پڑے گا...... مطلب اس دنیاوی زندگانی میں یاد و خیالات میں تمہارا بسیرا ٹھہرا کہ،......... گو کہ تم پاس نہیں ہو، ساتھ نہیں ہو، آنکھوں سے اوجھل ہو گئے ہو،......... مگر.... ساتھ رہے گا نام تمہارا ......، اور یاد آئیں گی بچکانہ شرارتیں تمہاری،......... یہ وہ سچ ہے جسے تم چھین نہیں سکتے،...... یہ وہ ٹیس ہے جس کا کوئی مرہم نہیں......، اور یہ وہ درد ہے جس کا کوئی علاج نہیں......، سوائے صبر و شکر اور رضا بالقدر کے......،۔

وہ جن کے ذکر سے رگوں میں دوڑتی تھیں بجلیاں...انہیں کا ہاتھ ہم نے چھو کے دیکھا کتنا سرد ہے

ایمان ویقین ہے کہ مشیت ایزدی میں ہمارے درمیان سے اتنی جلدی، اتنی کم عمر میں، سب کے توقعات کے برعکس، شادی بیاہ اور زندگی کی...... بہار نو...... دیکھے بغیر.... تمہارا اس طرح سے.... راہ عدم.... ہو جانا.... یقیناً.... باعث خیر ہو گا....، بیشک.... رب کائنات ہر چیز سے باخبر ہے....اور علام الغیوب ہے۔

یہ تو مقدرات میں سے ہے کہ سفر آخرت کا ہر مسافر ایسے ہی رلا کے جاتا ہے، تمہاری طرح، بے وفا زندگی کی طرح، گذرتے وقت کی طرح، لیل ونہار کی طرح، ہر صبح نو کی طرح....۔

دعا ہے، پر خلوص دل سے دعا ہے، اشکبار آنکھوں سے دعا ہے، نمناک نینوں سے دعا ہے، شکستہ وبو جھل قلب وجگر سے دعا ہے کہ اللہ جل جلالہ وعم نوالہ، جو خالق کائنات ہے، مقلب القلوب ہے، رب السموات والارض ہے اور مالک قضاو قدر ہے، تمہیں سکون دے، عافیت دے، تمہارے سیّاٰت کو حسنات سے بدل دے، عذاب قبر سے محفوظ فرمائے، تمہارے ساتھ اپنے خاص رحم وکرم کا معاملہ فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے، بیشک.... اللہ.... رحیم وکریم ہے، غفور الرحیم ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے... سبزۂ نورستہ اِس گھر کی نگہبانی کرے

آج جب.... کچھ درد.... دل میں.... سِوا.... ہوا.... تو ہواوں کے دوش پر اور رفتار وقت کے ساتھ ساتھ مندمل ہوتے زخم پر.... تمہارے...... نہ ہونے.... کے احساس نے.... سینے میں.... ایک کَچو کے.... لگایا تو وہ زخم پھر کھل گیا، دل نے آہ کی کروٹ لی اور آنکھوں پر آنسوں چھلک آئے.... اپنے آپ کو دلاسا دیتے ہوئے کہ.... تم سامنے ہو.... شکوہ ومحبت میں یہ سب کہہ ڈالا.... معاف کرنا عامر.... رات کے دو بج ہو چکے ہیں، اور نیند کا ابھی تک پتا نہیں....

موت کا ایک دن معین ہے.... نیند کیوں رات بھر نہیں آتی

تاریخ انتقال 27 جنوری 2024، عمر 27 سال، دن، سنیچر، وقت قریب پانچ بجے شام / تدفین گیارہ بجے، زوال سے قبل، بروز اتوار
ولدیت ماسٹر شاہد عالم، برادر خورد اعجاز عالم،، بھانجہ ڈی ایم حسنین عالم مرحوم۔ پروان ٹولی، سونتھا۔ کشن گنج
سوگوار: ڈاکٹر محفوظ عالم، ماسٹر محمد حمدان، ڈاکٹر صلاح الدین قاسمی، منہاج عالم {ڈائریکٹر کوچنگ سینٹر}، رضی احمد {ڈائریکٹر بیس پبلک اسکول} وغیر ہم